مواعظ الجمعہ

کامل الحیاء والایمان

حضرت سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیشکش
ادارہ اہل سنت کراچی

مدیر
مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین
مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی
مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

کامل الحیاء والایمان

(حضرت سیّدنا عثمان بن عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی

كامل الحياء والايمان

(حضرت سیّدنا عثمان بن عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى خاتم الأنبياءِ وَالمرسَلين، وعلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ عَلَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

برادرانِ اسلام! تاجدارِ رسالت، سرکارِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم صدق و وفا کے پیکر اور سر چشمۂ ہدایت ہیں، ان حضرات کا مقدّس وجود ظلمت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں مینارۂ نور کی حیثیت رکھتا ہے جس سے صراطِ مستقیم سے بھٹکے ہوئے لوگ ہدایت پاتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «أَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ، بِأَيِّهِمْ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ»[1] "میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، ان میں سے جس کی پیروی کروگے، ہدایت پاجاؤ گے!"۔

میرے قابلِ صد احترام بھائیو! انہی عظیم ہستیوں میں سے گو ناگوں اور منفرد خصوصیات کی حامل ایک شخصیت، نیّرِ تاباں حضرت سیّدنا عثمانِ غنی ذو النورَین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں۔ آپ دامادِ رسول اور مسلمانوں کے تیسرے خلیفۂ راشد ہیں۔ حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کا ہر پہلو، نہ صرف مسلمانوں کے لیے، بلکہ عالَمِ انسانیت کے لیے بھی مشعلِ راہ ہے۔ حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے شرم وحیاء اور پیکرِ جود و سخا جیسی عظیم صفات سے متّصف فرمایا۔ آپ ان دَس ۱۰ خوش نصیب صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے ہیں، جن کو نبئ کریم ﷺ نے دُنیا ہی میں جنت کی بشارت دی، اور اُن کے حق میں دو ۲ بار یہ ارشاد فرمایا: «مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ اليَوْمِ»[2] "آج کے بعد عثمان کا کوئی عمل اسے نقصان نہیں دے گا"۔

(١) "جامع بيان العلم" باب ذكر الدليل من ...إلخ، ر: ١٧٦٠، ٢/ ٩٢٥.

(٢) "سنن الترمذي" أبواب المناقب، باب، ر: ٣٧٠١، صـ٨٤٢.

اسمِ گرامی اور شجرۂ نسب

عزیزانِ من! امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان بن عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نامِ نامی اسمِ گرامی عثمان، کنیت ابو عبد اللہ اور ابو عمر، جبکہ آپ کا لقب "ذو النورَین" ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلۂ نَسَب کچھ اس طرح ہے: عثمان بن عفّان، بن ابی العاص، بن اُمیّہ، بن عبدِ شمس القرشی۔ جبکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ کا نام اَرویٰ بنت کُریز بن رَبیعہ بن حبیب بن عبدِ شمس ہے۔

اُمیّہ بن عبدِ شمس کی طرف نسبت کے سبب، آپ کا خاندان بنو اُمیّہ کہلاتا ہے، جو قبیلہ قریش ہی کی ایک شاخ ہے۔ دورِ جاہلیت میں بھی آپ کا خاندان غیر معمولی جاہ و حشمت کا حامل تھا، بنو ہاشم کے بعد شرف و سیادت میں کوئی خاندان یا قبیلہ بنو اُمیّہ کے ہم پلّہ نہ تھا۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلۂ نسب پانچویں پشت میں عبدِ مناف پر، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جاملتا ہے۔ حضرت سیّدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نانی محترمہ اُمِّ حکیم البیضاء، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سگی پھوپھی ہیں، اس رشتے سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ دار (یعنی بھانجے) بھی ہیں۔

آپ کی ولادت عام الفیل کے چھٹے سال مکّۂ مکرّمہ میں ہوئی[1]۔ اعلانِ نبوّت کے بعد حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ اور حضرت سیّدنا زید

---

(١) "الإصابة" حرف العين، تحت ر: ٥٤٦٤- عثمان بن عفّان، ٤/ ٣٧٧.

بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے بعد، اسلام قبول کرنے والی چوتھی شخصیت، حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ہے(۱)۔

کامل الحیاء والایمان

عزیزانِ محترم! حضرت سیّدنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ایسے صحابی ہیں جنہیں "کامل الحیاء والایمان" بھی کہا جاتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے کمال حیاء کا بیان حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے خود ان الفاظ سے فرمایا: «أَشَدُّ أُمَّتِي حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ»(۲) "میری ساری اُمّت سے زیادہ باحیا عثمان بن عفّان ہے"۔

انسان تو کیا ملائکہ اور خود رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم بھی، حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے حیا فرماتے، حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ عابدہ زاہدہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں، کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم میرے گھر میں لیٹے ہوئے تھے، اور آپ کی دونوں پنڈلیاں کھلی ہوئی تھیں، حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حاضری کی اجازت چاہی، مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُنہیں اجازت عطا فرمادی، اور اسی طرح لیٹے رہے، اور گفتگو فرماتے رہے، پھر حضرت سیّدنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اجازت مانگی، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُنہیں بھی اجازت عطا فرمادی اور اسی طرح لیٹے رہے، محوِ گفتگو رہے، پھر حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اجازت چاہی، تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم

---

(۱) "تاريخ دِمشق" حرف العين، تحت ر: ٤٦١٩- عثمان بن عفّان، ٣٩/ ١٠.

(۲) "حلية الأولياء" ٣- عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، ر: ١٥٨، ١/ ٩٣.

اٹھ کر بیٹھ گئے، اور اپنے لباس مبارک کو درست کر لیا، حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی حاضرِ بارگاہ ہوکر گفتگو کرتے رہے، جب وہ سب حضرات چلے گئے، تو حضرت عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! حضرت سیّدنا ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آئے تو آپ نے ان کا کچھ خیال نہ کیا، پھر حضرت سیّدنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آئے تو آپ نے ان کی بھی کوئی پرواہ نہ کی، لیکن جب حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آئے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لیے؟ رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «أَلَا أَسْتَحِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ!»[1] "کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں، جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں!"۔

جب حضور نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے انصار ومہاجرین میں بھائی چارہ کا عقد فرمایا، تو وہاں حضرت سیّدنا عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی موجود تھے، اتفاقاً جب ان کے سینے سے کُرتہ ہٹا تو وہاں موجود فرشتے اس مجلس سے ہٹ گئے، حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ملائکہ سے ہٹنے کا سبب پوچھا، تو انہوں نے عرض کی: حضرت عثمان سے ہم کو شرم آتی ہے[2]۔

---

(١) "صحيح مسلم" باب من فضائل عثمان بن عفّان، ر: ٦٢٠٩، صـ١٠٥٦.

(٢) "مرقاة المفاتيح" باب مناقب عثمان رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، تحت ر: ٦٠٦٩، ١٠/ ٤٣١.

میرے دوستو! حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کی شرم وحیا کا یہ عالم تھا کہ آپ غسل خانہ میں تہبند باندھ کر غسل کرتے، صرف اوپر کا بدن برہنہ ہوتا تھا، تب بھی آپ سیدھے نہ بیٹھتے، حیا کے مارے جھکے ہوئے ہی غسل فرماتے تھے[1]۔

حضراتِ گرامی قدر! آپ رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں یہ بھی منقول ہے، کہ جس دن سے دینِ اسلام قبول کیا، اس کے بعد اپنی آنکھوں سے کبھی اپنی شرم گاہ کو نہیں دیکھا، اور خود فرماتے ہیں: «لَا مَسِسْتُ ذَكَرِي بِيَمِينِي مُنْذُ بَايَعْتُ بِهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ»[2] "جب سے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے بیعت کی ہے، دائیں ہاتھ سے کبھی شرمگاہ کو نہیں چھوا"۔

میرے عزیز بھائیو! جن کی شرم وحیا کا یہ عالم ہو، کہ وہ اپنے آپ سے بھی حیا کریں، تو پھر کیوں نہ انسان، فرشتے اور خود رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بھی اُن سے حیا فرمائیں۔

پیکرِ جود وسخا

حضراتِ محترم! ہجرتِ مدینہ کے بعد مسلمانوں کو میٹھے پانی کی شدید قلّت کا سامنا تھا، شہرِ مدینہ میں بئرِ رُومہ کے نام سے میٹھے پانی کا ایک ہی کنواں تھا، سرکارِ ابد قرار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ، فَيَجْعَلَ دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ

---

(١) "مسند الإمام أحمد" مسند عثمان بن عفّان، ر: ٥٤٣، ١/ ١٦٠.

(٢) "سُنن ابن ماجه" كتاب الطهارة وسننها، ر: ٣١١، صـ٦٢.

الْمُسْلِمِينَ، بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ»[1] "کون ہے جو بِئرِ رُومہ کو خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کردے؟ کہ اس کے بدلے جنّت میں اس سے بہتر چیز اسے ملے گی!"۔ لہذا حضرت سیّدنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کنویں کو خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔

ایک بار مسجدِ نبوی کی توسیع کے لیے حضور رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ؛ فَيَزِيدَهَا فِي المَسْجِدِ، بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الجَنَّةِ»[2] "فُلاں خاندان کے قِطعۂ زمین کو خرید کر کون ہے جو مسجد میں شامل کردے؟ کہ اس کے بدلے جنّت میں اس سے بہتر چیز اسے عطا ہوگی!"۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مسجد سے متّصل وہ قطعۂ زمین خرید کر مسجد میں شامل کر دیا، جس سے مسجد میں لوگوں کے لیے وسعت پیدا ہوگئی۔

حضرت سیّدنا عبد الرحمٰن بن خباب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، کہ میں دو جہاں کے سردار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم عُسرت کے لشکر (غزوۂ تبوک) پر رغبت دلا رہے تھے، حضرت سیّدنا عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کھڑے ہو کر بولے: یا رسول اللہ! میرے ذمہ اللہ کی راہ میں سو ۱۰۰ اونٹ ہیں، ان کے کمبل اور پالان کے

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب المناقب، باب، ر: ٣٧٠٣، صـ٨٤٢.

(٢) "سنن النَّسائي" باب وقف المساجد، ر: ٣٦٠٧، الجزء ٦، صـ٢٣٧.

ساتھ! آقائے کائنات ﷺ نے اس لشکر سے متعلق پھر رغبت دی، پھر جناب عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کھڑے ہو گئے اور عرض کیا: میرے ذمہ دو سو ۲۰۰ اونٹ ہیں، ان کے کمبل اور پالان کے ساتھ! حضور ﷺ نے پھر رغبت دلائی تو عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پھر کھڑے ہو گئے اور بولے: یارسول اللہ! میرے ذمے تین سو ۳۰۰ اونٹ ہیں مع ان کے کمبل و پالان کے، تب میں نے تاجدارِ رسالت ﷺ کو دیکھا، کہ حضور ﷺ منبر سے اتر رہے ہیں اور فرما رہے ہیں: «مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ، مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ»[1] "اب اس کے بعد عثمان پر کوئی مؤاخذہ نہیں، وہ جو چاہیں کریں! اس کے بعد عثمان پر کوئی مؤاخذہ نہیں، وہ جو چاہیں کریں"۔ ؏

دستِ عطا کھل گیا، دیکھا جو یہ ماجرا غازیانِ مصطفیٰ بے سر و سامان ہیں

آپ کا لقب ذُوالنّورَین

حضراتِ گرامی قدر! حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فطری طور پر انتہائی سلیم الطبع واقع تھے، یہی وجہ ہے کہ آپ نے عہدِ جاہلیت میں ہی شراب اور زنا کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا، حالانکہ اس دور میں ملکِ عرب کا یہ حال تھا، کہ زمانے کی کوئی برائی ایسی نہ تھی، جو انہوں نے اپنا نہ رکھی ہو، شراب و رَباب کے رسیا تھے، قتل و غارتگری ان کا پیشہ تھا، مال و دولت کے حصول کی خاطر چوری اور ڈاکہ زَنی ایک عام سی بات تھی، اس کے باوجود

---

(١) "سنن الترمذي" باب في مناقب عثمان بن عفّان، ر: ٣٧٠٠، صـ٨٤٢.

حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُس پُر فتن اور پُر آشوب دَور میں بھی، ان تمام برائیوں سے اجتناب کرتے رہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جود وکرم اور حُسنِ اخلاق کی ہر طرف دھوم تھی۔

قبولِ اسلام کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ صفاتِ حمیدہ مزید نکھر گئیں اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بے بہا عنایات کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ آپکی شرافت اور حُسنِ اخلاق کو دیکھتے ہوئے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنی بیٹی سیّدہ رقیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نکاح میں دیا۔

برادرانِ اسلام! یہ نکاح اتنا بابرکت تھا، کہ مکۂ مکرّمہ میں عام طور پر لوگ کہا کرتے تھے کہ "بہترین جوڑا جو کسی انسان نے دیکھا، وہ سیّدہ رُقیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور ان کے شَوہرِ نامدار حضرت سیّدنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ہے"[1]۔

بعد ازاں غزوۂ بدر کے دَوران جب حضرت سیّدہ رُقیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا وصال ہوا، تو اس پر حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بہت روئے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے پوچھا: «مَا يُبْكِيكَ؟» "تم کیوں روتے ہو؟" عرض کی کہ میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دامادی سے محروم ہوگیا! رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «هذا جبريلُ بأمرِ الله

---

(۱) "الإصابة" حرف العين، تحت ر: ٥٤٦٤- عثمان بن عفّان، ٤/ ٣٧٧.

ﷺ أنْ أُزوِّجَكَ أُختَها»[1] "یہ جبریلِ امین اللہ عزوجل کا حکم لے کر تشریف لائے ہیں، کہ میں رقیہ کی بہن کا نکاح تم سے کر دوں!"۔

چنانچہ حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالٰی عنہا کا نکاح آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کر دیا گیا۔ دُنیا میں آپ کے علاوہ ایسا کوئی نہیں، جس کے نکاح میں نبی کی دو ۲ بیٹیاں آئی ہوں، اسی لیے آپ کو ذو النّورَین کہا جاتا ہے[2] یعنی دو ۲ نور والے۔ معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بھی نور ہیں اور رحمتِ دو جہاں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی اولاد بھی نور نور ہے۔

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ نے اس بات کو اپنے شہرۂ آفاق نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" میں کچھ یوں بیان فرمایا ہے: ع

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا ۔۔۔ تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نور کا

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا ۔۔۔ ہو مبارک تم کو ذُو النّورَین جوڑا نور کا[3]

برادرانِ گرامی قدر! رسولِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالٰی عنہا کی وفات پر فرمایا: «لو كان عندي مئةُ بنتٍ تموتُ واحدةٌ بعدَ

---

(١) "مرقاة المفاتيح" باب مناقب عثمان رَضِيَ اللهُ عَنهُ، تحت ر: ٦٠٨٠، ١٠/ ٤٤٥.

(٢) "السنن الكبرى" للبَيهقي، كتاب النكاح، ٧/ ٧٣ بتصرّف.

(٣) "حدائقِ بخشش" صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا، حصّہ دوم، ص۲۴۶۔

واحدةٍ زوّجتُكَ أُخرى»[1] "اگر میری سو۱۰۰ بیٹیاں بھی ہوتیں تو میں یکے بعد دیگرے تمہارے نکاح میں دے دیتا (اے عثمان!)"۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے حضرت سیّدنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: «ذاكَ امْرؤٌ يُدعَى في الملإِ الأعلى ذَا النُّورَين»[2] "حضرت سیّدنا عثمان ایسی عظیم الشان ہستی ہیں، جنہیں آسمانوں میں ذو النورَین کہا جاتا ہے"۔

حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم

برادرانِ اسلام! حضرت سیّدنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عشقِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا عملی نمونہ تھے، ان کے تمام اقوال وافعال میں عشقِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم چھلکتا نظر آتا۔ ایک بار وضو کرتے ہوئے مسکرانے لگے، لوگوں نے سبب پوچھا؟ تو فرمایا: «تَوَضَّأَ رَسُولُ الله ﷺ كَما تَوَضَّأْتُ، ثُمَّ تبَسَّمَ»[3] "ایک بار رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایسے ہی وضو فرمایا، جس طرح میں نے وضو کیا، پھر مسکرائے (لہٰذا میں بھی اسی ادا کو ادا کر رہا ہوں)"۔

---

(١) "مرقاة المفاتيح" باب مناقب عثمان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، تحت ر: ٦٠٨٠، ١٠/ ٤٤٥.

(٢) "الإصابة" حرف العين، تحت ر: ٥٤٦٤، ٤/ ٣٧٧، ٣٧٨.

(٣) "مسند الإمام أحمد" مسند عثمان بن عفّان، ر: ٤٣٠، ١/ ١٣٤.

حضراتِ گرامی قدر! حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عشقِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا، ایک اچھوتا اور انوکھا انداز اس وقت سامنے آیا، جب نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن ۶ ہجری میں عمرے کا ارادہ فرمایا، تقریبًا چودہ سو ۱۴۰۰ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں عازمِ سفر ہوئے، کفارِ قریش نے آپ کو مکۂ مکرمہ میں داخل ہونے سے روک دیا، سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بات چیت کے لیے بطورِ سفیرِ رسول، حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روانہ فرمایا؛ تاکہ وہ کفارِ مکہ کو اس بات کا یقین دلائیں کہ ہم صرف بغرضِ عمرہ آئے ہیں، ہم جنگ و جدال کا ارادہ ہرگز نہیں رکھتے۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ پہنچے اور رؤسائے قریش سے گفت و شنید کی، لیکن وہ کسی قیمت پر تیار نہ ہوئے، البتہ آپ کو یہ پیش کش ضرور کی، کہ آپ اگر چاہیں تو طواف اور عمرے کے دیگر ارکان ادا فرمالیں، مگر اس پروانۂ شمعِ رسالت نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیبیہ میں تشریف فرما ہوں، اور میں ان سے پہلے طواف کرلوں، یہ کیسے ممکن ہے؟![1]۔

پیارے بھائیو! یہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی تھا کہ حالتِ احرام اور کعبۃ اللہ کے سامنے موجود ہونے کے باوجود، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بغیر عمرہ ادا کرنے کے بجائے احرام کی مزید پابندیوں میں رہنا گوارہ فرمایا۔

---

(۱) "مرآۃ المناجیح" کتاب الفضائل، باب مناقب عثمان، فصل ثانی، ۸/ ۳۵۴ بتصرّف۔

حضرت سیّدنا عثمانِ غنی کا حُسنِ اخلاق

محترم بھائیو! اَخلاقِ عالیہ، صفاتِ حمیدہ، عاداتِ شریفہ اور خصائلِ کریمہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے خمیر میں تھے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیّدنا عثمان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بابت فرمایا: «فَإِنَّهُ مِنْ أَشْبَهِ أَصْحَابِي بِي خُلُقاً»[1] "یقیناً خُلق کے اعتبار سے عثمان، میرے صحابہ میں سب سے زیادہ مجھ سے مشابہ ہیں"۔

بیعتِ رضوان

پیارے بھائیو! واقعۂ حدَیبیہ کے موقع پر، جب حضرت سیّدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی شہادت کی غلط اَفواہ پھیلی، تب حضور نبئ اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے تقریبًا چودہ سو ۱۴۰۰ صحابۂ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُم کو جمع کرکے، ان سے جہاد پر بیعت لی، اور اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں پر مارتے ہوئے فرمایا: «هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ»[2] "یہ عثمان کا ہاتھ ہے"۔ اس بیعت کو بیعتِ رضوان بھی کہتے ہیں۔

---

(١) "المعجم الكبير" صفة عثمان بن عفّان ...إلخ، ر: ٩٩، ١/ ٧٦، ٧٧.

(٢) "صحيح البخاري" باب مناقب عثمان ...إلخ، ر: ٣٦٩٩، صـ٦٢٢.

حضرتِ سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دَورِ خلافت

برادرانِ اسلام! حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دَورِ خلافت بھی مسلمانوں کے لیے ایک سنہری دور کی حیثیت رکھتا ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ ۱۲ سالہ دورِ خلافت میں، اسلامی سلطنت کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا۔ آذر بائیجان، آرمینیا، الجزائر، مراکش، طرابلس، کسکر، بلخ، نیشاپور، سجستان، کابل اور بلوچستان جیسے انتہائی اہم علاقے فتح ہوئے۔ سن ۲۸ ہجری میں ملکِ شام کے قریب قبرص کو بحری جنگ کے ذریعے فتح کیا۔ سن ۳۰ ہجری میں طبرستان، ۳۲ ہجری میں قُسطنطنیہ سے متّصل مردور، اور جوزجان فتح ہوئے۔ فتوحات کا یہ سلسلہ حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد تعطل کا شکار ہو گیا[1]۔

واقعۂ شہادت

عزیزانِ من! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دَور خلافت کے آخری ایام میں فتنوں اور سازشوں نے خوب سر اٹھایا، کابل سے مراکش تک مفتوحہ علاقوں میں، مختلف مذاہب کی ماننے والی سینکڑوں اقوام آباد تھیں، فطری طور پر مسلمانوں کے خلاف انتقامی جذبات ان غیر مسلموں میں موجود تھے، مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا جال بچھایا گیا، جس میں یہودی، مجوسی اور خارجی پیش پیش تھے، اسی سازش کے نتیجہ میں مختلف مقامات سے دو ہزار ۲۰۰۰ فتنہ پرداز، اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لیے

---

(۱) "فانوس" خلافتِ راشدہ نمبر، ج۲، ص۱۸۲، بزمِ انوار القرآن، کراچی۔

حاجیوں کی وضع قطع میں مدینہ منوّرہ پہنچے، اور حضرت سیّدنا عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے مکان کا محاصرہ کرلیا، جو چالیس ۴۰ روز تک جاری رہا، باغیوں نے کھانا، پانی اور آمد و رفت کے تمام راستے بند کر دیے، حالات کی سنگینی کا اندازہ کرتے ہوئے، حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ نے حضراتِ حسنین کریمین رضی اللہ تعالی عنہما کو، حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالی عنہ کے دروازے پر پہرے کے لیے بھی بھیجا، آپ رضی اللہ تعالی عنہ کے مکان کے اندر آپ کے جانثاروں کی تعداد بھی محاصرہ کرنے والوں سے کہیں زیادہ تھی جو آپ سے محاصرہ توڑنے کی اجازت طلب کرتے رہے لیکن آپ نے کسی کو اجازت نہ دی۔

منقول ہے کہ "جب آپ کے جانثار اور غلام ہتھیاروں سے لیس ہو کر اجازت کے لیے حاضر ہوئے تو آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: اگر تم لوگ میری خوشنودی چاہتے ہو تو ہتھیار کھول دو اور سنو! تم میں سے جو بھی غلام ہتھیار کھول دے گا، میں نے اُس کو آزاد کیا، اللہ عزّوجلّ کی قسم! خون ریزی سے پہلے میرا قتل ہو جانا مجھے زیادہ محبوب ہے، بنسبت اس کے کہ میں خون ریزی کے بات قتل کیا جاؤں"[1]۔ یعنی میرا شہید ہونا تو مقدّر ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مجھے شہادت کی بشارت دی ہے، اگر تم نے جنگ کی، پھر بھی میری شہادت ہو کر رہے گی!۔

حضراتِ گرامی! حضرت سیّدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، کہ شہادت کے روز جب میں ملاقات کے لیے حاضر ہوا، تو آپ روزے سے تھے، آپ

---

(١) "نهاية الأرب في فنون الأدب" ٣/ ٧.

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے عبد اللہ بن سلام! آج رات میں تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرّف ہوا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عثمان! اگر تمہاری خواہش ہو تو ان لوگوں کے مقابلے میں تمہاری مدد کروں! اور اگر تم چاہو تو ہمارے پاس آکر روزہ افطار کرو! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کے دربار پر انوار میں حاضر ہو کر روزہ افطار کرنا چاہتا ہوں۔

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزید فرماتے ہیں، کہ میں اس کے بعد رخصت ہو کر چلا آیا، اور اسی دن باغیوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (۱۸ ذی الحجّہ بروز جمعہ تقریبًا نمازِ عصر کے وقت) شہید کردیا[1]۔

میرے دوستو، بزرگو اور عزیز ہم وطنو! حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت اور عظمت پر لاکھوں سلام، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھوک، پیاس، محاصرہ اور جان کی قربانی دینا تو پسند فرمایا، لیکن اپنی ذات اور خلافت کے دفاع کی خاطر، مدینے کی سر زمین اور حرمتِ مسلم کو ہرگز پامال نہ ہونے دیا، لہٰذا ہمیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرتِ مبارکہ سے یہ سبق ملتا ہے، کہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاطر، دینِ اسلام پر جان ومال کی قربانی سے بھی کسی طرح دریغ نہ کیا جائے!۔

---

(۱) "كتاب المنامات" مع موسوعة الإمام ابن أبي الدنيا، ر: ۱۰۹، ۳/ ۷٤.

دُعا

اے اللہ! ہمیں حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی سخاوت سے حصّہ نصیب فرما، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو اَور زیادہ فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بےکس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کر دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

الٰہی ! تمام مسلمانوں کی جان، مال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، جن مصائب وآلام کا انہیں سامنا ہے، ان سے نَجات عطا فرما۔ ہمارے وطنِ عزیز کو اندرونی وبیرونی خطرات وسازشوں سے محفوظ فرما، ہر قسم کی دہشتگردی، فتنہ وفساد، خونریزی وقتل وغارتگری، لُوٹ مار اور تمام حادثات سے ہم سب کی حفاظت فرما۔ اس مملکتِ خداداد کے نظام کو سنوارنے کے لیے ہمارے حکمرانوں کو دینی وسیاسی فہم وبصیرت عطا فرما کر، اِخلاص کے ساتھ ملک وقوم کی خدمت کی توفیق عطا فرما، دین ووطنِ عزیز کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والوں کو غریقِ رحمت فرما، اُن کے درجات بلند فرما، ہمیں اپنی اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی سچی اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی مَحبت، اور اِخلاص سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے ہمیں وافَر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بندہ بنا، اے اللہ ! تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت فرما، سب کی حفاظت فرما، اور ہم سب سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین !۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّةِ أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.